چودہواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 21 اکتوبر 2009

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

اطلاعات، انفارمیشن ٹیکنالوجی، خزانہ اور منصوبہ بندی و ترقیات

ڈی جی خان، فورٹ منرو ویلی میں ترقیاتی امور کی صورتحال

*542: جناب محمد محسن خاں لغاری: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی خان میں فورٹ منرو ویلی مری کے برابر کا صحت افزا مقام ہے جس میں آج تک کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا، جس کی وجہ سے ملکی اور غیر ملکی سیاح ادھر کا رخ نہیں کرتے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فورٹ منرو ویلی کے لئے کوئی ایسی اتھارٹی موجود نہیں ہے جو کہ مری کی طرح اس میں ترقیاتی کام کروائے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فورٹ منرو ویلی کی ترقی کے لئے اتھارٹی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 4 جون 2008 تاریخ ترسیل 18 جون 2008)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) یہ درست ہے کہ فورٹ منرو جنوبی پنجاب کا صحت افزا مقام ہے لیکن پانی کی کمی اور دوری کی وجہ سے یہ اب تک مری کے برابر مقام حاصل نہیں کر سکا۔ یہ درست نہ ہے کہ یہاں آج تک کوئی ترقیاتی کام نہ ہوا ہے گزشتہ دو دہائیوں میں ہونے والے چند ترقیاتی کاموں کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

(1) TDCP کی طرف سے موٹل کی تعمیر جس کے بعد نجی شعبے نے یہاں ایک درجن سے زائد ہوٹل تعمیر کیئے۔

(2) NHA کی طرف سے ڈی جی خان سے لورالائی تک ہائی وے کی تعمیر جو کہ کھر کے قریب سے گزرتی ہے۔

(3) کھر تا فورٹ منرو 8 کلو میٹر پختہ سڑک کی تعمیر۔

(4) محکمہ جنگلات کی طرف سے 10 ہزار درخت لگائے گئے۔

(ب) درست ہے مگر حکومت کے دیگر محکمے فورٹ منرو ویلی کی ترقیاتی ضروریات پر بھرپور توجہ دے رہے ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا ترقیاتی کاموں سے ظاہر ہے۔

(ج) سر دست فورٹ منرو کے لئے کسی ترقیاتی ادارہ کے قیام کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 31 جولائی 2008)

*832: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر اطلاعات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی،پی آر آفس لاہور میں ڈپٹی ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) کی اسامی 17-06-2002 سے خالی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) کی اسامی بھی 15-06-2002 سے خالی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ میں 1998 سے تا حال دو ٹیکنیکل افسران اپنی خدمات سرانجام دینے کے باوجود مندرجہ بالا خالی اسامیوں پر ترقی سے محروم ہیں اور مذکورہ خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے جون 2002 سے ڈی پی سی نہیں ہوئی؟

(د) کیا مذکورہ ٹیکنیکل افسران خالی اسامیوں پر ترقی کے اہل نہیں ہیں؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کے جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت جون 2002 سے خالی اسامیوں کو فل کرنے اور اسی مدت سے ترقی نہ پانے والے افسران کو ترقی دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 20 جون 2008 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2008)

جواب

وزیر اطلاعات

(الف) درست نہیں۔ محکمہ تعلقات عامہ پنجاب میں ڈپٹی ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) کی اسامی مورخہ 17-06-03 سے خالی ہے۔اس اسامی پر متعین افسر مورخہ 16-06-03 کو محکمہ ہذا سے ریٹائر ہو چکا ہے۔

(ب) درست ہے۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) کی اسامی 15-6-2002 سے خالی ہے۔

(ج) درست ہے کہ محکمہ ہذا میں 1998 سے دو ٹیکنیکل افسران اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) کی خالی اسامی پر ابھی تک ترقی نہ ہونے کی وجہ سے دونوں ٹیکنیکل افسران کے درمیان درخواست دے رکھی ہے کہ مذکورہ افسر ایک طویل عرصہ تک ex-Pakistan leave پر رہا اس لئے وہ ترقی کا اہل نہیں مزید یہ بھی اعتراض کیا کہ ٹیکنیکل آفیسر (ساؤنڈ) کا تکنیکی ڈپلومہ ٹھیک نہ ہے۔

(د) محکمہ ہذا کے موجودہ سروس رولز کے تحت ٹیکنیکل آفیسر ہی اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) کی اسامی پر پروموشن کا اہل ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

"By promotion with due regard to fitness of the holder of the post of Technical Officer in the Department provided he holds a diploma from a recognized institute/ University in Electrical Engineering, Electronics, Radio Engineering or T.V Engineering and has at least five years service as such. If no suitable person is available for promotion then by initial recruitment."

(ہ)اس ضمن میں عرض ہے کہ 2006-2007 میں محکمہ کی گزارش پر پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ڈپٹی ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) کی اسامی پر تعیناتی کے لئے امیدواروں کا ٹیسٹ لیا۔ صرف ایک امیدوار کو تحریری ٹیسٹ میں موزوں قرار دیا گیا۔ انٹرویو کے وقت وہ امیدوار بھی اتھارٹی کو متاثر نہ کر سکا جس کی وجہ سے اس وقت یہ اسامی پر نہ ہو سکی۔ اس کے بعد دوبارہ مورخہ 30-1-2008 کو حکومت سے درخواست کی گئی کہ ڈپٹی ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) کی اسامی پر بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیجی جائے تاکہ اسامی جلد از جلد پر کی جاسکے۔

مزید یہ کہ جونہی دونوں ٹیکنیکل افسران آپس میں متفق ہوئے تو اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) کی اسامی پر کرنے کے لئے پروموشن کیس حکومت کو بھیج دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 26 نومبر 2008)

چھوٹے شہروں میں کام کرنے والے ملازمین کو ہاؤس رینٹ الاؤنس دینے کا مسئلہ

*1258: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بڑے شہروں میں کام کرنے والے ملازمین کو ہاؤس رینٹ الاؤنس بنیادی تنخواہ کا 45 فیصد دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چھوٹے شہروں میں کام کرنے ملازمین مذکورہ الاؤنس سے محروم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضروریات زندگی کی تمام اشیا گاؤں کی نسبت شہروں میں سستی دستیاب ہیں اور تعلیم، صحت، ٹرانسپورٹ، سوئی گیس وغیرہ کی سہولیات شہروں کے مقابلے گاؤں میں نہ ہونے کے برابر ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ آئین پاکستان ملازمین کو اس قسم کی سہولتیں دینے کے بارے میں کسی Discrimination کو جائز نہیں سمجھتا؟

(ہ)اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دیہات میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین کو بھی دیہی الاؤنس یکساں شرح پر دینے کو تیار ہے تاکہ ملازمین کا جائزاور دیرینہ مطالبہ پورا ہو سکے اگر ہاں تو کب تک ،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 31 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 8 ستمبر 2008)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) جی ہاں یہ درست ہے-

(ب) یہ درست نہیں ہے-چھوٹے شہروں میں ملازمین کو ہاؤس رینٹ الاؤنس بنیادی تنخواہ کا 30 فیصد دیا جاتا ہے-

(ج) ہاؤس رینٹ الاؤنس مکان کے کرایہ کے لئے دیا جاتا ہے نہ کہ دوسری ضروریات زندگی کے لئے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ بڑے شہروں میں مکان کا کرایہ دوسرے علاقوں کی نسبت بہت زیادہ ہے اسی وجہ سے ہاؤس رینٹ الاؤنس کی شرح میں فرق ہے-

(د) مذکورہ بالا وضاحت کے پیش نظر یہ فرق Discrimination کے زمرے میں نہیں آتا-

(ہ) بڑے شہروں میں مکانوں کی شرح کرایہ زیادہ ہونے کی وجہ سے ہاؤس رینٹ الاؤنس بنیادی تنخواہ کا 45 فیصد دیا جاتا ہے-جب کہ چھوٹے شہروں میں شرح کرایہ کم ہونے کی وجہ سے ہاؤس رینٹ الاؤنس بنیادی تنخواہ کا 30 فیصد دیا جاتا ہے-مندرجہ بالا وضاحت کے بعد بڑے اور چھوٹے شہروں میں یکساں شرح سے ہاؤس رینٹ الاؤنس نہیں دیا جا سکتا-یہ پالیسی وفاقی حکومت کی جاری کردہ ہے اور پنجاب حکومت نے اسے باقی صوبوں کی طرح اپنایا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 28 اکتوبر 2008)

پنجاب میں آئی ٹی کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4028: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب میں آئی ٹی کے کل کتنے دفاتر ہیں ؟

(ب) پنجاب میں آئی ٹی کے دفاتر کہاں کہاں پر قائم ہیں ؟

(ج) پنجاب میں محکمہ آئی ٹی نے اپنے قیام سے لیکر اب تک عوام کو سہولیات دینے کے لئے کون کونسے اقدامات اٹھائے ،ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 29 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 19 اگست 2009)

جواب موصول نہیں ہوا

غریب آدمی کو سستا انصاف فراہم کرنے کا مسئلہ

*1156: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا غریب آدمی کو سستا انصاف اور انصاف تک رسائی (Access to Justice) کے لئے حکومت کوئی پروگرام Launch کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو ہر ضلع میں اس مقصد کے لئے کتنے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ پروجیکٹ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے Technocrats اور ارکان اسمبلی پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے جو اپنی سفارشات مرتب کرکے ایک مخصوص مدت میں اسمبلی میں رپورٹ پیش کرے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 27 اگست 2008)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) غریب آدمی کو سستا انصاف اور انصاف تک رسائی کے لئے حکومت پنجاب صوبائی سطح پر انصاف تک رسائی کا ایک پروگرام جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جس کے لئے ایشیائی ترقیاتی بنک Asian Development Bank کے ساتھ مالی و تکنیکی امداد کے لئے مذاکرات جاری ہیں۔اس مرحلہ پر ضلعی سطح پر مذکورہ پروگرام کی تفصیلات اور مالی حجم کا تعین ممکن نہیں۔

(ب) جی ہاں حکومت مذکورہ پروگرام پر عمل درآمد کے لئے تکنیکی ماہرین اور منتخب کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے جس کو حتمی شکل پروگرام کی منظوری کے بعد دی جائیگی۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اکتوبر 2008)

محکمہ تعلقات عامہ ڈویژنل آفس فیصل آباد میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کا مسئلہ

*2622: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلقات عامہ کے فیصل آباد ڈویژنل آفس میں اردو سٹینو گرافر کی پوسٹ 19-2-2003 سے، ڈپٹی ڈائریکٹر کی پوسٹ 31-1-2008 سے اور ڈی آر اے (ڈارک روم اٹنڈنٹ) کی پوسٹ بھی 22-11-2009 سے خالی ہیں جس سے دفتر کی کارکردگی بری طرح متاثر ہو رہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پوسٹوں کو Fill کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 13 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 21 فروری 2009)

جواب

وزیر اطلاعات

(الف) محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کے ڈویژنل آفس فیصل آباد میں سٹینو گرافر (اردو) اور ڈارک روم اٹنڈنٹ کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جا چکا ہے اور بھرتیوں کا عمل جاری ہے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر کی خالی اسامی پر کرنے کے لئے جلد ہی موزوں آفیسر کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

(ب) محکمہ ہذا میں مذکورہ اسامیوں کی تعیناتی کے لئے بھرتی کا عمل جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 جولائی 2009)

اضافی تعلیم پر اضافی ترقی دینے کا مسئلہ

*1309: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے ملازمین کو اضافی تعلیم پر اضافی ترقی دی جاتی تھی اگر ہاں تو کیا اب بھی دی جا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض ملازمین کچھ ایسے سبجیکٹ میں اضافی تعلیم حاصل کر کے اپنی تنخواہ میں اضافہ کر لیتے ہیں جن کا ان کی سروس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی گورنمنٹ کو کوئی فائدہ ہو سکتا ہے؟

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صرف ان ملازمین کو تنخواہ میں اضافہ دینے پر تیار ہے جو کہ گورنمنٹ کے کام میں درکار ہو اور دیگر سبجیکٹ میں اضافی ترقی نہ دی جائے؟

(تاریخ وصولی 31 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2008)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے ملازمین کو اضافی تعلیم پر اضافی ترقی دی جاتی تھی مگر 2001 میں یہ سہولت ختم کر دی گئی ہے۔ (تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

(ب) جب بھی اس طرح کی بے ضابطگی نوٹس میں آئی تو متعلقہ ملازم کی تنخواہ میں سے اضافی ترقی روک دی گئی اور ریکوری بھی کی گئی۔

(ج) 2001 میں یہ سہولت ختم کر دی گئی ہے۔ (تتمہ "الف" ایوان کی میز پر ملاحظہ فرمائیں) لہذا اب ملازمین کو اضافی ترقیاں دینے کا جواز نہیں بنتا تاوقتیکہ وفاقی حکومت اس سہولت کو بحال کرے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2009)

پی پی 113 اور 115 گجرات میں کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام کی تفصیلات

*2589: میاں طارق محمود: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی 113 اور 115 گجرات میں سال 08-2007 کے دوران کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام کے تحت کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے تھے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ج) کتنے منصوبوں پر کام فنڈز فراہم نہ کرنے کی بناء پر بند پڑا ہے؟

(د) جن منصوبوں پر کام فنڈز نہ ہونے کی بناء پر بند ہے کیا حکومت ان کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 20 مارچ 2009)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) پی پی 113 اور پی پی 115 گجرات سال 08-2007 کے دوران کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام کے تحت 27 منصوبہ جات شروع کئے گئے۔یہ منصوبے تعمیر گلیاں و نالیاں اور نالہ جات پر مشتمل ہیں ان کا کل تخمینہ لاگت 87.000 ملین روپے ہے۔

(ب) تمام منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں۔

(ج) سب منصوبہ جات پر فنڈز کی عدم ادائیگی کی بنا پر کام بند تھا۔

(د) حکومت پنجاب نے لیٹر نمبر FD (W&M)1-31/2008-2009/278

مورخہ 16-02-2009 کو ان منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے فنڈز ضلعی حکومت کو مہیا کر دیئے ہیں اور

اب ان منصوبہ جات پر کام جلد شروع ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2009)

فیصل آباد۔ محکمہ اطلاعات کے دفاتر میں سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2703: جناب شفیق احمد گجر: کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اطلاعات کے دفاتر میں کتنا سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے؟

(ب) مذکورہ بالا دفاتر کے قائم کرنے کے مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ضلع فیصل آباد کے ان دفاتر میں کتنی منظور شدہ اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 20 مارچ 2009)

جواب

وزیر اطلاعات

(الف) محکمہ تعلقات عامہ پنجاب ڈویژنل انفارمیشن آفس فیصل آباد اور اس کے ماتحت دفاتر میں اس وقت مندرجہ ذیل عہدوں پر افسران / ماتحت کام کر رہے ہیں:-

نمبر شمار	عہدہ	ڈویژنل انفارمیشن آفس فیصل آباد	ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ	ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس جھنگ
1	ڈائریکٹر	01	-	-
-2	ڈپٹی ڈائریکٹر	02	-	-
-3	انفارمیشن آفیسر	01	01	01
-4	اسسٹنٹ	01	-	-
-5	سٹینوگرافر	02	-	-
-6	فوٹوگرافر	01	-	-
-7	آرٹیکل رائیٹر	01	-	-
-8	ٹیلکس آپریٹر	01	-	-
-9	آپریٹر	01	-	-
-10	سینئر کلرک	`02	01	01
-11	جونئیر کلرک	02	01	01
-12	ڈارک روم اٹنڈنٹ	01	-	-
13	ڈرائیور	02	01	01
-14	دفتری	01	-	-
-15	ہیلپر	01	-	-
-16	نائب قاصد	03	01	01
-17	کلینر	01	-	-

18-	ڈاک رنر	01	-	-
19-	چوکیدار	01	01	01
20–	سویپر	01	01	01
	کل سٹاف	27	07	07

(ب) مذکورہ بالا دفاتر قائم کرنے کا بنیادی مقصد ڈویژن اور ڈسٹرکٹ سطح پر حکومتی اقدامات کی ذرائع ابلاغ کے ذریعے تشہیر کرنا نیز ڈویژن بھر کی پریس کوریج سے متعلقہ امور کی جانچ پڑتال اور عوامی بھلائی کے حکومتی منصوبوں کی پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے تشہیر کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اخبارات کے تراشوں کو متعلقہ وزراأور محکموں کو برائے ضروری کارروائی ارسال کیا جاتا ہے۔

(ج) ضلعی دفتر فیصل آباد اور اس کے ماتحت دفاتر میں درج ذیل اسامیاں خالی پڑی ہیں:۔

نمبر شمار	عہدہ	ڈویژنل انفارمیشن آفس فیصل آباد	ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ	ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس جھنگ
1-	سٹینوگرافر	01	-	-
2-	ڈاک روم اٹنڈنٹ	01	-	-
3-	چوکیدار	01	-	-

مذکورہ بالا خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار پہلے ہی دیا جا چکا ہے اور بھرتیوں کے عمل پر دفتری کارروائی جاری ہے۔ عنقریب اہل امیدواراں کو بھرتی کے احکامات بھی جاری کر دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 جولائی 2009)

صوبہ میں مزدور کی کم از کم تنخواہ چھ ہزار روپے کرنے کا مسئلہ

*1441: خواجہ عمران نذیر: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صنعتی مزدور کی کم از کم تنخواہ 6000 روپے بجٹ 2008-09 میں کرنے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ابھی تک صوبہ میں کام کرنے والے ورک چارج ملازمین کی تنخواہ چھ ہزار روپے کرنے کا نوٹیفیکیشن نہیں کیا جس کی وجہ سے ان کو ابھی تک -/4800 روپے ماہانہ ادائیگی کی جا رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب کم از کم اجرت -/6000 روپے کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2008 تاریخ ترسیل 23 ستمبر 2008)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) جی ہاں، یہ اعلان مرکزی حکومت نے کیا تھا۔حکومت پنجاب نے بھی اس کا اطلاق صنعتی اور کمرشل اداروں کے ورکرز پر لاگو کر دیا ہے۔

(ب) ورک چارج ملازمین جو کہ سرکاری ترقیاتی محکموں میں کم میعاد یا جز وقتی کام کرتے ہیں ان کی اجرت "شیڈول آف ویج ریٹ" کے تحت متعین کی جاتی ہے۔حکومت پنجاب کے مستقل ملازمین کی تنخواہوں میں جولائی 2008 میں اضافہ کیا گیا ہے۔اس کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد شیڈول آف ویج ریٹ 2008 کو مورخہ 3 نومبر 2008 کو جاری کر دیا گیا ہے۔جس کے بعد ان ملازمین کی تنخواہ میں تقریباً 20 سے 27 فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب مرکزی حکومت کو پرزور سفارش کر رہی ہے کہ کسی بھی ریگولر سرکاری ملازم کو آئندہ تنخواہوں میں اضافے پر کم از کم تنخواہ چھ ہزار روپے ماہوار سے کم نہ دی جائے تاکہ اس کا اطلاق صوبے کے سول ملازمین اور جز وقتی کام کرنے والے ورک چارج ملازمین پر کیا جا سکے۔

(ج) جیسا کہ مندرجہ بالا جزو کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 نومبر 2008)</u>

<u>ایم پی اے کے فنڈز سی سی بی کے ذریعے استعمال کرنے کا مسئلہ</u>

*3692: <u>جناب خالد جاوید اصغر گھرال</u>: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ایم پی اے کے فنڈز سی سی بی کے ذریعے خرچ ہو سکتے ہیں؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ فنڈز بھی سی سی بی کے ذریعے خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2009 تاریخ ترسیل 28 جون 2009)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) ایم پی اے کے فنڈز سٹیزن کمیونٹی بورڈ (سی سی بی) کے ذریعے خرچ نہیں ہو سکتے۔

(ب)ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں کیونکہ ایم پی اے حضرات کو صوبائی حکومت کی طرف سے فنڈز / گرانٹ مخصوص طریقہ کار اور منصوبہ جات کے لئے جاری کئے جاتے ہیں جب کہ سی سی بی پروگرام کو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے ذریعہ شروع کیا گیا تھا اور اس پروگرام کے تحت منصوبہ جات کی منظوری کے لئے فنڈز کی فراہمی عملدرآمد کے مخصوص طریقہ کار وضابطہ جات وضع کردہ ہیں اور ایم پی اے کے فنڈز سی سی بی پروگرام کے تحت خرچ کرنا ممکن نہ ہوگا۔

(تاریخ وصولی جواب 17 اکتوبر 2009)

شالامار باغ لاہور میں نماز فجر کے بعد سیر کے لئے آنے والوں کی انٹری فری کا مسئلہ

*3494: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر اطلاعات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ شالامار باغ لاہور میں صبح نماز فجر کے بعد سیر کیلئے آنے والوں سے 10 روپے انٹری فیس وصول کی جارہی ہے؟

(ب)کیا حکومت پنجاب صبح کی سیر کیلئے آنے والوں کی شالامار باغ میں انٹری فری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 مئی 2009 تاریخ ترسیل 18 جون 2009)

جواب

وزیر اطلاعات

(الف)شالامار باغ میں صبح نماز فجر کے بعد لوگ سیر کے لئے نہیں آتے کیونکہ یہ باغ صبح 8 بجے عوام کے لئے کھولا جاتا ہے۔

(ب)شالامار باغ ایک تاریخی نوعیت کا باغ ہے اور یہ یونیسکو کے عالمی ورثہ کی فہرست میں بھی شامل ہے اس لئے باغ کا موازنہ عام پبلک پارکوں کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔ شالامار باغ اگست 2004 سے پہلے مرکزی آثار قدیمہ کے زیر کنٹرول تھا اور اگست 2004 کے بعد اس باغ کی بہتر دیکھ بھال اور بحالی کے لئے محکمہ آثار قدیمہ حکومت پنجاب کو اس کا کنٹرول دیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب اس کی بہتر دیکھ بھال اور بحالی کے لئے ایک خطیر رقم خرچ کررہی ہے۔ باغ کی درست حالی کا کام جاری ہے۔ شالامار باغ کو محض صبح کی سیر اور جاگنگ کے لئے کھولنا مناسب نہیں ہے۔

فروری 2008 میں ملک محمد ریاض، ایم این اے شاہدرہ نے مقبرہ جہانگیر کے گیٹ صبح عام پبلک کی سیر کے لئے کھولنے کے لئے مرکزی آثار قدیمہ سے رابطہ کیا تھا۔ منسٹری آف کلچر میں یہ کیس زیر غور رہنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ یہ ایک تاریخی ورثہ ہے۔ اس لئے محکمہ آثار قدیمہ حکومت پاکستان کے رولز "Admission of Public into Immovable Antiquities

"Rules 1982. کے سیکشن 9 کے تحت مقبرہ جہانگیر کو عام پبلک کے لئے صبح کی سیر کے لئے کھولنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

چونکہ شالامار باغ بھی ایک تاریخی ورثہ ہے جو کہ عام پبلک کے لئے صبح کی سیر کے لئے نہیں کھولا جاتا اس لئے انٹری یا فری انٹری کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

(تاریخ وصولی جواب 17 اکتوبر 2009)

پنجاب کو وفاقی حکومت سے سالانہ ملنے والی رائلٹی کی تفصیلات

*2116: چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کو وفاقی حکومت سے سالانہ کتنی رائلٹی ملتی ہے اور کن کن منصوبوں سے ملتی ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب کو منگلا ڈیم، غازی بروتھا اور نندی پور ڈیم سے بجلی پر رائلٹی وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 4 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2008)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) پنجاب حکومت کو وفاق سے ملنے والی رائلٹی کی تفصیل برائے سال 08-2007 مندرجہ ذیل ہے:-

(a) خام تیل پر رائلٹی

Rs. 3,691.100 million

(b) قدرتی گیس پر رائلٹی

Rs. 1,298.400 million

(ب) حکومت پنجاب کو غازی بروتھا، منگلا ڈیم اور نندی پور ڈیم پر رائلٹی نہیں مل رہی۔حکومت پنجاب نے اس معاملے کو وفاقی کابینہ کی Economic Coordination Committee کو بھیجا ہوا ہے اور Inter-Provincial Coordinate Committee کے اجلاس میں بھی اس کو اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔وزیر اعلیٰ نے پنجاب میں وزیر خزانہ کے زیر صدارت جائزہ کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ غازی بروتھا ڈیم سے پنجاب کی صحیح رائلٹی کا تعین کرے گی اور اس بات کو یقینی بنائے گی کہ پنجاب اپنا مطالبہ مؤثر انداز میں وفاقی حکومت اور واپڈا کے سامنے پیش کر سکے۔

اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے فنانس ڈویژن سے درخواست کی ہے کہ وہ صوبہ پنجاب میں واقع Hydel Net Projects سے Net Hydel Profits کے حصول سے متعلق معاملات میں مداخلت کرے تاکہ پنجاب اپنا یہ آئینی حق حاصل کر پائے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 اکتوبر 2009)

پی پی 22 میں ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات

*3698: جناب خرم نواب: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی پی 22 چکوال پچھلے 5 سالوں میں کل کتنی ترقیاتی سکیمیں شروع ہوئیں اور کتنی نامکمل ہیں مذکورہ ترقیاتی سکیموں پر کتنی رقم خرچ ہوئی، حکومت نامکمل سکیموں کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2009 تاریخ ترسیل 28 جون 2009)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

پی پی 22 میں پچھلے پانچ سالوں میں 201 سکیموں پر کام شروع کیا گیا تھا۔یہ تمام سکیمیں 251.562 ملین کی لاگت سے مکمل ہو چکی ہیں جن کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔شروع کردہ سکیموں میں سے کوئی سکیم نامکمل نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2009)

ای ڈی او فنانس و پلاننگ خانیوال کو گرانٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2714: رانا بابر حسین: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او فنانس اینڈ پلاننگ خانیوال کو سال 2006-07، 2007-08 اور 2008-09 کے دوران سال وائز کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ضلع میں گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟

(ج) ای ڈی او فنانس اور پلاننگ کے دفاتر میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیاں کتنی ہیں نیز ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) ان ملازمین کو سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران کتنی رقم تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

(ہ) ای ڈی او مذکورہ کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں ان کے نمبر اور ماڈل نیز یہ گاڑیاں کس کس کے زیر تصرف ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2009)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) ای ڈی او (فنانس اینڈ پلاننگ) خانیوال کو ٹ درج ذیل بجٹ فراہم کیا گیا۔

سال	بجٹ (روپے)
2006-07	2489000/
2007-08	2383000/
2008-09	3935800/

(ب) دوران مالی سال 2006-07 ایک عدد گاڑی Hyundai Shahzoor Pickup مبلغ 680000/ روپے دفتر سول ڈیفنس خانیوال خرید کی گئی۔

(ج) ای ڈی او (فنانس اینڈ پلاننگ) کے دفاتر میں گریڈ 17 اور اوپر کی سات آفیسرز کی اسامیاں منظور شدہ ہیں تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام آفیسر	عہدہ	گریڈ
-1	محمود حسن	ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس اینڈ پلاننگ) خانیوال	18
-2	خالی	ڈسٹرکٹ آفیسر (پلاننگ) خانیوال	18
-3	محمد نثار	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ٹیکنیکل) خانیوال	17
-4	خالی	ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس اینڈ بجٹ) خانیوال	18
-5	خالی	ڈسٹرکٹ آفیسر (اکاؤنٹس) خانیوال	18
-6	خالی	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (بجٹ) خانیوال	17
-7	عبدالحمید	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (اکاؤنٹس) خانیوال	17

(عبدالحمید سپرنٹنڈنٹ (Bs-16) محکمہ ریونیو کا ملازم ہے جو کہ بطور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (اکاؤنٹس) کی خالی اسامی پر کام کر رہا ہے)

(د) تفصیل اخراجات تنخواہ ٹی اے / ڈی اے

سال	تنخواہ	ٹی اے / ڈی اے (علاوہ ٹرانسفر گرانٹ)

2007-08	1016128	10590
2008-09	650209	8790

(ہ)گاڑیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

گاڑی نمبر	ماڈل	زیر تصرف
KWE-777	2006- Suzuki cultus	ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس اینڈ پلاننگ)خانیوال
KWA-4995	1993- Toyota Hilux Pick up Double Cabin	ڈسٹرکٹ آفیسر (پلاننگ)/ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ٹیکنیکل) خانیوال
KW-430	1985-Suzuki Jeep Potohar	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (اکاؤنٹس)/ڈسٹرکٹ آفیسر (ای اینڈ آئی پی)خانیوال

(تاریخ وصولی جواب 10 اکتوبر 2009)

سال 2008-09 اراکین اسمبلی کی طرف سے بھجوائی گئی ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات

*4160: جناب خرم نواب: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2008-09 میں اراکین اسمبلی کی طرف سے جمع کرائی گئی سکیموں میں سے متعدد درست نہ ہونے کے باعث واپس کر دی گئیں اور کروڑوں روپے کے فنڈز جوں کے توں پڑے رہے، یہی صورت حال مالی سال 2009-10 کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد محکموں کی طرف سے مانیٹرنگ کا ناقص انتظام ہونے کے باعث جزو (الف) میں بیان کردہ صورتحال پیدا ہوئی ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اراکین اسمبلی کو ترقیاتی سکیمیں جمع کروانے اور سرکاری فنڈ کے استعمال کے بارے میں ٹریننگ دینے کا اہتمام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ بروقت سکیمیں منظور ہونے کے ساتھ ساتھ ترقیاتی کاموں کو شروع کیا جاسکے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2009 تاریخ ترسیل 8 ستمبر 2009)

جواب

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف)سوال میں کسی مخصوص پروگرام کی سکیموں کا ذکر نہ کیا گیا ہے جس کے تحت اراکین اسمبلی کی طرف سے جمع کرائی گئی سکیمیں درست نہ ہونے پر واپس کر دی گئیں اور اس میں کسی محکمہ کا ذکر بھی نہ کیا گیا ہے۔

(ب)حکومت پنجاب نے اراکین اسمبلی کے لئے دو پروگرام شروع کر رکھے ہیں جن میں پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام (پی ڈی پی) اور فور سیکٹر پروگرام (مبلغ 25 ملین روپے برائے فی حلقہ) 10-2009 جاری ہیں۔پی ڈی پی پر عمل درآمد محکمہ لوکل گورنمنٹ کی وساطت سے کیا جاتا ہے اور اس پروگرام کی مانیٹرنگ کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ نے ڈائریکٹر جنرل لوکل گورنمنٹ کی سربراہی میں ایک مانیٹرنگ سیل قائم کر رکھا ہے جو کہ اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہا ہے۔فور سیکٹر پروگرام کی تفصیلی ہدایات تمام کمشنروں، ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر صاحبان اور چاروں محکمہ جات جس میں سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، صحت اور پبلک ہیلتھ کو جاری کر دی گئی ہیں۔ان سکیموں کی باقاعدہ مانیٹرنگ کی ذمہ داری ڈویژنل کمشنر کو سونپ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ متعلقہ محکمہ جات کے سربراہان بھی ان سکیموں پر عمل درآمد کی رفتار کا جائزہ ہر ماہ لینے کے پابند ہیں۔

(ج)حکومت پنجاب نے تمام ڈویژنل کمشنرز کو ہدایات جاری کی ہیں کہ سکیموں کو جمع کروانے اور فنڈز کے استعمال کے بارے میں ارکان اسمبلی سے مشاورت کی جائے تاکہ سکیموں کی بروقت نشاندہی ہو سکے اور ان پر عمل درآمد کی رفتار بہتر ہو سکے۔ارکان اسمبلی کی ٹریننگ کے لئے کوئی باقاعدہ پروگرام شروع نہ کیا گیا ہے۔البتہ اگر ضروری ہو تو تمام ارکان اسمبلی کے لئے ایک تربیتی پروگرام شروع کیا جا سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2009)

پنجاب بنک کی جانب سے عدالتوں میں بھیجے گئے مقدمات و فیسوں کی تفصیلات

*3334: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اپریل 2008 تا اپریل 2009 پنجاب بنک نے قانونی معاملات کے سلسلے میں جو کیسز عدالتوں میں بھیجے ان میں ہر کیس میں Engage کئے گئے وکیل / وکلا کو کتنی فیس ادا کی گئی ہر کیس اور وکیل کا نام اور ادا شدہ فیس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ب)مذکورہ بالا کیسز میں ادا شدہ فیس کی منظوری کس مجاز اتھارٹی نے دی تھی اور کب، مجاز اتھارٹی کا نام اور عہدہ بتایا جائے؟

(ج)کیا فیس کی ادائیگی کے لئے The Bank Of Punjab Act, 1989 کے سیکشن 9 کے تحت قائم کردہ بورڈ سے منظوری حاصل کی گئی تھی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیر خزانہ

پنجاب بنک کی جانب سے عدالتوں کو بھیجے گئے مقدمات وفیسوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں:-

(الف)اس ضمن میں بینک آف پنجاب نے کل 42 وکلا/لاایسوسی ایٹس کو مبلغ 13196206 روپے بطور فیس ادا کئے جن کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) بنک کی طرف سے مقرر کردہ کمیٹی نے اخراجات کی منظوری دی تھی جن کی تفصیلات تتمہ "ب"

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں-مزید یہ کہ مختلف اوقات میں جن افسران نے منظوری دی ان کے نام اور

عہدہ درج ذیل ہیں:-

(i)	احمد حسن	ایگزیکٹو لیگل انچارج
(ii)	محمود صادق	جنرل مینجر، آئی پی ایل ڈی
(iii)	شرجیل مسعود	جنرل مینجر آپریشنز
(iv)	نوید حفیظ شیخ	جنرل مینجر، ایچ آر-ڈی
(v)	ظلمائے اعظم	جنرل مینجر، ایل ڈی ڈی
(vi)	محسن نور رانجھا	لیگل ایڈوائزر
(vii)	سید مدثر حسین نقوی	ہیڈ لیگل
(viii)	پریذیڈنٹ	(i) ہمیش خان (ii) نعیم الدین خان

(ج)چونکہ ان تمام اخراجات کی اجازت مجاز کمیٹی جو کہ مندرجہ بالا افراد پر مشتمل تھی، نے دی تھی، لہذا اس کی بورڈ سے منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی، کیونکہ روزمرہ معاملات چلانے کے لیے بورڈ کی منظوری کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اکتوبر 2009)

*3684: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آئین کے آرٹیکل 160 کے تحت نیشنل فنانس کمیشن (این ایف سی) قائم ہونا چاہیئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آئین کے آرٹیکل 160 (5) کے تحت حکومت پر لازم ہے کہ مذکورہ کمیشن کی رپورٹ صوبائی اسمبلی کے ایوان میں پیش کرے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آرٹیکل بحوالہ جزو (ب) کے تحت این ایف سی کی رپورٹ کے ساتھ ایک Explanatory Memorandum بھی ہونا چاہیے جو کہ Action taken کی وضاحت کرے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایوارڈ اسمبلی میں پیش نہ کرنے تک حکومت اسمبلی میں بجٹ پیش نہیں کر سکتی؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب این ایف سی ایوارڈ صوبائی اسمبلی میں میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز ذمہ داری کا تعین کرتے ہوئے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی تجویز کی گئی ہے-ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 8 جون 2009 تاریخ ترسیل 26 جون 2009)

جواب

وزیر خزانہ

الف) یہ درست ہے-

(ب) یہ درست ہے-

(ج) یہ درست ہے-

(د) آئین میں ایسی کوئی شرط / شق نہ ہے کیونکہ بجٹ اور این ایف سی ایوارڈ دونوں علیحدہ علیحدہ ایشوز ہیں-

(ہ) یہ ایوارڈ این ایف سی کی سفارشات کے بعد صدر پاکستان کے احکامات کے تحت جاری ہوتا ہے- 1997 سے اب تک کوئی ایوارڈ جاری نہیں ہوا-صدر پاکستان نے 7th NFC تشکیل دے دی ہے- NFC اپنی سفارشات ترتیب دینے کے مراحل میں ہے-جیسے ہی NFC Award جاری ہو گا- حکومت پنجاب اسے صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کر دے گی-این ایف سی ایوارڈ میں تاخیر صوبائی حکومت کی وجہ سے نہیں ہے-

(تاریخ وصولی جواب 17 اکتوبر 2009)

لاہور ٹریژری آفس کو فراہم کردہ رقم اور استعمال

*3767:جناب محمد نوید انجم: کیاوزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹریژری آفس لاہور کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم ترقیاتی کاموں پر اور کتنی رقم غیر ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم دفتر کے ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے، ڈی اے اور گاڑیوں پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو میڈیکل Reimbursement کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

(ہ) ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو میڈیکل Reimbursement کس طریق کار کے تحت ادا کیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 18 جون 2009 تاریخ ترسیل 28 جون 2009)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) ٹریژری آفس لاہور کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 میں بالترتیب 17184000 روپے (ضمیمہ "الف") اور 20953000 روپے (ضمیمہ "ب") غیر ترقیاتی مد میں مختص ہوئے۔

(ب) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 میں ترقیاتی کاموں کی مد میں کوئی رقم مختص نہ تھی البتہ غیر ترقیاتی مد میں بالترتیب 17874446 روپے (ضمیمہ "ج") اور 19674849 روپے (ضمیمہ "د") خرچ ہوئے۔ ضمیمہ جات "الف"، "ب"، "ج" اور "د" ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) سال 08-2007 میں دفتر خزانہ لاہور کے ملازمین کی تنخواہوں پر مبلغ 15956776 روپے (ضمیمہ "ر" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) خرچ ہوئے۔ جب کہ ٹی اے / ڈی اے کی مد میں 87878 روپے خرچ ہوئے۔ اسی طرح سال 09-2008 میں تنخواہوں پر مبلغ 17763615 روپے اور ٹی اے / ڈی اے پر مبلغ 23665 روپے (ضمیمہ "س" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) خرچ ہوئے۔ دفتر خزانہ لاہور کو کوئی سرکاری گاڑی مہیا نہ ہے لہذا اس مد میں کوئی خرچہ نہ ہے۔

(د) سال 08-2007 اور سال 09-2008 میں دفتر خزانہ لاہور نے ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو بالترتیب 30290921 روپے اور 33016489 روپے میڈیکل (Re-imbursement) کی مد میں ادا کئے۔

(ہ) پنجاب کے محکمہ صحت کی وضع کردہ پالیسی N0.SO(A-IV)1-12/39-75 dated 27-04-1982 کے مطابق (ضمیمہ "ش") ریٹائرڈ سرکاری ملازم کو میڈیکل کے اخراجات (Reimburse) کرانے کے لئے اپنے کوائف پہلی مرتبہ اپنے محکمہ میں رجسٹر کروانا پڑتے ہیں۔ جس

کے لئے مجوزہ فارم(Appendix A)اور(Appendix B)مجاز محکمانہ اتھارٹی سے تصدیق کروا کر اپنے شناختی کارڈ، پنشن بک کی فوٹو کاپی اور اپنے نمونہ دستخط ٹریژری آفیسر کو مہیا کرنے پڑتے ہیں۔

بعدازاں میڈیکل کلیم حاصل کرنے کے لئے سرکاری ڈاکٹر (Authorized Medical Attendant)کا نسخہ بشمول کیش میمو اور(non-availability certificate)میڈیکل سپرنٹنڈنٹ/Pharmacist سے تصدیق کروا کر محکمانہ مجاز اتھارٹی سے(sanction)کروانا ہوتی ہیں جس کے بعد ٹریژری آفیسر بجٹ کی موجودگی کی تصدیق کرنے کے بعد بل پاس کرتا ہے۔

میڈیکل(Re-imbursement)کا سالانہ بجٹ گرانٹ نمبر28 کے تحت (district-wise)فراہم کیا جاتا ہے اس میں سے دفتر خزانہ ضلع لاہور، ریٹائرڈ سرکاری ملازمین ضلع لاہور کو ادائیگی کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب15اکتوبر2009)

ملازمین کی کوالیفیکیشن انکریمنٹ بحال کرنے کا معاملہ

*4159: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1987 میں شروع کی گئی کوالیفیکیشن Improvement سکیم کو حکومت نے جنوری 2002 میں ختم کر دیا تھا اور چھ سال گزرنے کے باوجود بحال نہیں کیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کوالیفیکیشن Increment سکیم کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی28اگست2009 تاریخ ترسیل8ستمبر2009)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے ملازمین کو کوالیفیکیشن Improvement سکیم کے تحت اضافی تعلیم پر اضافی ترقی دی جاتی تھی۔ 2001 میں یہ سہولت ختم کر دی گئی ہے۔

(ب) وفاقی حکومت کی پالیسی کی روشنی میں اضافی تعلیم پر اضافی ترقی کی سہولت ختم کی گئی تھی۔ وفاقی حکومت کی جانب سے اس سہولت کی بحالی پر صوبائی حکومت بحال کرنے کے بارے میں غور کرے گی۔

(تاریخ وصولی جواب15اکتوبر2009)

ملتان، خانیوال، لودھراں میں بنک آف پنجاب کی برانچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4209: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ملتان، خانیوال اور لودھراں میں بنک آف پنجاب کی کتنی برانچیں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان برانچوں سے سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنا قرضہ کس کس مقصد کیلئے دیا گیا؟

(ج) ان برانچوں سے پانچ لاکھ سے زائد کا قرضہ حاصل کرنے والے افراد کے نام اور پتہ جات بتائیں؟

(د) ان قرضہ جات پر بنک نے قرضہ لینے والوں سے کس کس قسم کی گارنٹی لی؟

(تاریخ وصولی 5 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل یکم اکتوبر 2009)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زیر سیکشن 33-A آف بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962، بینک آف پنجاب یہ معلومات کسی کو دینے کا مجاز نہیں ہے۔لہذا اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے سٹیٹ بینک آف پاکستان سے درخواست کی ہے کہ وہ بینک آف پنجاب کو ہدایت جاری کرے کہ وہ یہ معلومات حکومت پنجاب کو مہیا کرے۔

(تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

(د) زیر سیکشن 33-A آف بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962، بینک آف پنجاب یہ معلومات کسی کو دینے کا مجاز نہیں ہے۔لہذا اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے سٹیٹ بینک آف پاکستان سے درخواست کی ہے کہ وہ بینک آف پنجاب کو ہدایت جاری کرے کہ وہ یہ معلومات حکومت پنجاب کو مہیا کرے۔

(تاریخ وصولی جواب 19-اکتوبر 2009)

لاہور　　　　　　　　　　　　　　مقصود احمد ملک

19 اکتوبر 2009　　　　　　　　　　　　سیکرٹری